M.A. Islamic Studies Semester I

Mohd Akram Raza

عہد سلجوقیہ میں علمی خدمات

نظامیہ یونیورسٹی سلجوقی سلطنت کے تحت ایران، عراق میں 1065 عیسوی میں قائم ہوئی۔ 1065 عیسوی میں خواجہ نظام الملک طوسیؒ نے نظامیہ طریقہ تعلیم کا آغاز کیا۔ یہ تعلیمی نظام کا ایک منفرد سلسلہ تھا جو ایران کے مختلف شہروں سے ہوتا ہوا عراق کے شہر بغداد بھیج دیا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ نظام تعلیم جامعہ فاطمۃ الزہرا کے مقابلے یا اس کو کم کرنے کے تصور کے ساتھ شروع ہوا۔ نظامیہ نظام تعلیم بہت مربوط طور پر شروع کیا گیا۔ اس یونیورسٹی کے نصاب میں اسلامی قوانین کے علاوہ 80 فیصد تک حصہ موجود رہا۔

سلجوقی سلطان ملک شاہ کا عہد سیاسی عروج، علمی ترقی اور دینی عظمت کے لحاظ سے بہت اہم تھا۔ اس کے عہد میں نہ صرف پورے دمشق کو سلجوقی حکومت میں شامل کر لیا گیا بلکہ ترکستان کو فتح کر کے خاقان چین سے بھی خراج وصول کیا گیا اور اسلامی جھنڈا ساحل شام تک لہرایا۔ اس کے عہد میں ہر جگہ فارغ البالی اور امن و عافیت تھی۔ تجارت اور صنعت کو فروغ حاصل تھا۔ راستے محفوظ تھا اور اس کا عہد ہر اعتبار سے سنہری کہلانے کا مستحق تھا۔ علمی ترقی، دینی عظمت، معاشی خوشحالی اور تمدنی عروج کسی جگہ کمی نہ تھی۔ وہ بلا کا شجاع اور بہادر تھا اور جہاں رخ کیا وہاں کامیابی حاصل کی۔ ہر دشمن کو زیر کیا اور سلجوقی حکومت کو وسعت دی۔

سلجوقی سلطان الپ ارسلان نے نظام الملک کی صلاحیتوں کا اندازہ لگاتے ہوئے وزارت کا منصب اس کے سپرد کر دیا۔ اس نے الپ ارسلان کے عہد میں ایسے جوہر دکھائے کہ تہذیب و تمدن اور علوم و فنون کی ہزاروں شمعیں روشن ہو گئیں۔ اس نے ملک کو گوشے گوشے میں مدارس کا جال بچھا دیا اور سب سے بڑا اور اہم مدرسہ بغداد کا مدرسہ نظامیہ تھا جس کی تعمیر پر بے پناہ روپیہ صرف کیا گیا۔ اس کے علمی و ادبی کارناموں کی طویل فہرست کے ساتھ مذہبی اور دینی خدمات بھی بے شمار ہیں اور رفاہ عامہ کے کارنامے تاریخ پر انمٹ نقوش ثبت کرتے ہیں۔ اس کی تحریر کردہ

کتاب "سیاست نامہ" کو انتہائی شہرت حاصل ہوئی اور اس سے آج بھی استفادہ کیا جاتا ہے۔ اس کتاب کا ترجمہ یورپ کی مختلف زبانوں میں ہو چکا ہے۔

سلجوق سلطنت کے دوران عمر خیام جیسے عظیم ماہر فلکیات اور امام غزالی جیسے عظیم فلسفہ پیدا ہوئے اور فارسی زبان نے ترقی کی اور تاریخ نویسی کی زبان قرار پائی۔ اسی دور میں اصفہان کی عظیم مسجد تعمیر کی گئی۔ انہی کے زیر سایہ نظام الملک قرون وسطی کے عظیم ترین مسلم مدبرین میں سے ایک کے طور پہ سامنے آیا۔ نظام الملک نے اپنی مشہور تصنیف "سیاست نامہ" میں سلطنت کو قانونی شکل دینے کے لیے ایک جدید نظریے کی بنیاد رکھی اور سلطان کو نئے معنی سے مدلل کرنے کی کوشش کی۔ مصنف نے سلطنت کی ابتدا اور سلطان کے معنی پر بحث کی ہے۔ یہ سلجوقی سلطنت کی وہ علمی کاروائیاں تھیں جن کی پوری دنیا معترف ہے سوا ہمارے لنڈے کے کچھ جاوید چودھری جیسے سیکولر دانشوروں کے۔

سلجوق سلطان الپ ارسلان نے اپنے مسلم ترک سرداروں کو اجازت دی تھی کہ وہ بازنطینی اناطولیہ یعنی عیسائی ترکی میں عیسائیوں کے خلاف جہاد کر کے اپنی الگ مسلم مرکزی سلجوق سلطنت کی وفادار ریاستیں قائم کریں۔ اس کا اثر تھا کہ موجودہ ترکی کا اکثر علاقہ قیصر روم کے ہاتھ سے نکل کر مسلمانوں کے پاس آگیا۔ یہ سلطان کا عظیم کارنامہ تھا جس نے بعد میں سلطنت عثمانیہ اور موجودہ مسلم ترکی کے قیام کی راہ ہموار کی۔ لیکن مسلم تاریخ کے حقائق چھپانے والے سیکولر مصنفین اور دانشور کبھی یہ بیان نہیں کریں گے۔ صرف یہ بتائیں گے کہ کس طرح مسلمان اور سلجوق آپس میں لڑتے تھے۔ نور الدین زنگی اوغوز ترک نسل سے تعلق رکھنے والا سلجوقیوں کے اتابکین سے ہی تھا جس نے صلیبی جنگوں میں مسلمانوں کے لیے بیت المقدس کو عیسائیوں کے قبضے سے آزاد کرانے کی راہ ہموار کی اور شام اور مصر کو یورپی صلیبی عیسائیوں کی قتل وغارت اور قبضے سے محفوظ کیا۔

جاوید چوہدری جیسے اسلامی تاریخ کے بارے میں غلط فہمیاں پیدا کرنے والے مؤرخین اور دانشور یہ تو بتاتے ہیں کہ سلجوق دیگر مسلمانوں کے ساتھ گتھم گتھا تھے لیکن وہ عوام کی نظر سے یہ حقیقت چھپا لیتے ہیں کہ یہی سلجوقی سلطنت ہی وہی سلطنت تھی جس نے مشرقی عالم اسلام کو تین سو سال بعد ایک مرکز پہ جمع کیا، یہی وہ مسلم سلطنت تھی جس نے عالم اسلام کی عظیم ترین سلطنت خلافت عثمانیہ اور موجودہ ترکی کے قیام کی راہ ہموار کی اور موجودہ ایشیائے کوچک اور ترکی کو مسلم حیثیت دی، بغداد کی خلافت عباسیہ کو بنی بویہ کے قبضے سے آزاد کرایا اور مشرقی عالم اسلام میں سائنس اور علم و دانش

کو اس انداز میں ترقی دی جس کا نتیجہ اسلامی تاریخ کی عظیم ترین شخصیات جیسا کہ عمر خیام، امام غزالی اور نظام الملک جیسی شخصیات کے ظہور پذیر ہونے کی صورت میں ہوا۔

جاوید چودھری جیسے نام نہاد دانشور جو اسلامی تاریخ پہ جھوٹ الزام لگاتے ہیں، یہ بھی کبھی آپ کو نہیں بتائیں گے۔ یہی وہ سلطنت تھی جس نے آرمینیا، جارجیا اور کریمیا میں اسلام کو دوبارہ متعارف کرایا۔ لیکن یہ بات بھی جاوید چوہدری جیسے نام نہاد دانشور کبھی نہیں بیان کریں گے۔ یہ صرف آپ کو یہ بتائیں گے کہ باہمی جنگیں تھی(جو کہ تمام انسانی تاریخ میں دنیا کے ہر خاندان اور سلطنت میں موجود رہی ہیں اور صرف اسلامی تاریخ سے مخصوص نہیں، لیکن یہ ساری تاریخ بھلا کر صرف اسلامی تاریخ پہ اپنی سوچ کا گند ڈالنے کی کوشش کریں گے)، نہ ترقی تھی، نہ علم تھا، نہ سائنس تھی۔ ایسے نام نہاد کالم نگاروں پہ اندھا دھند یقین مت کیجئے۔ اپنی آنکھیں اور کان کھلے رکھیں اور اس تاریخ کو جاننے کی کوشش کریں جو آپ کو موجودہ مصنفین اور کالم نگاروں کی جگہ مستند تاریخی ذرائع سے میسر ہوتی ہے۔ اسلامی تاریخ پہ لگائے جانے والے اعتراضات کا ثبوت مستند تاریخی ذرائع سے لازمی طلب کیجئے ورنہ آپ ہمیشہ تاریخ کے بارے میں ان مصنفین کی دھوکا دہی کا شکار رہیں گے۔